Al-Mīthāq *Research Journal of Islamic Theology*
ISSN: 2791-0989 P, 2791-0997 E
Volume 03, **Issue** 01, January-June 2024, **PP**: 226-235
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

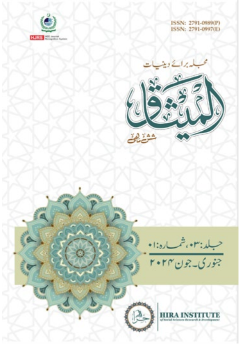

وقائع سیرت کے بیان میں تعبیری مسامحت: ترجمہ نگاری کے تناظر میں

Interpretive Errors in the Description of the Incidents of Sīrah: An Example in the Context of Translation

1. Dr. Muhammad Junaid Anwer
junaidanwar@iub.edu.pk
Lecturer,
Department of Fiqh and Shariah,
The Islamia University of Bahawalpur.

2. Dr. Muhammad Saeed Sheikh
saeed.sheikh@iub.edu.pk
Associate Professor,
Department of Islamic Studies,
The Islamia University of Bahawalpur.

How to Cite: Dr. Muhammad Junaid Anwer and Dr. Muhammad Saeed Sheikh. 2024: "Interpretive Errors in the Description of the Incidents of Sīrah: An Example in the Context of Translation". *Al-Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 3 (01): 226-235.

Article History:

Received:	**Accepted**:	**Published**:
01-06-2024	25-06-2024	30-06-2024

Copyright: **©The Authors**

Licensing: This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

Conflict of Interest: Authors declared no conflict of interest

Abstract & Indexing

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

وقائع سیرت کے بیان میں تعبیری مسامحت: ترجمہ نگاری کے تناظر میں

Interpretive Errors in the Description of the Incidents of Sīrah: An Example in the Context of Translation

1. **Dr. Muhammad Junaid Anwer**
   Lecturer, Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur.
   junaidanwar@iub.edu.pk

2. **Dr. Muhammad Saeed Sheikh**
   Associate Professor, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.
   saeed.sheikh@iub.edu.pk

Abstract:

Sīrah of the Prophet (ﷺ) is the main source of Islamic Shariah and literature whose main language is Arabic. The current Urdu collection of Sīrah books competes with the number of Arabic Sīrah books. Basic Arabic books of Sīrah have been translated into Urdu. Sometimes translators have translated something that does not cover the true meaning of the original Arabic word. This results in the entry of something that is far from the truth. When it is searched in the original books or the dictionary books, the meaning and connotation become something else. There is also the fact that in a tradition there is some translation of this particular word and sometimes the author writes another word instead of this particular word which either makes it easier to understand or the matter becomes more complicated. This article gives an example of translation in which there is a difference between the original and the real meaning of the Arabic word and this makes it difficult to understand the incident. The purpose of this paper is to clarify the contradictions that may arise due to inaccuracies in the translation of the events of Sīrah and to understand the events of Sīrah in their proper context.

Keywords: *Sīrah, Translation, Interpretation, Sīrah Literature, Arabic Word.*

تعارف

فن سیرت نگاری میں بہت سی ایسی چیزیں ملتی ہیں جو مشہور تو ہو گئی ہیں لیکن جب ان کا جائزہ لیا جائے تو حقیقت اس کے برعکس نکلتی ہے۔ یہ سلسلہ روایات سیرت تک ہی موقوف نہیں ہے بلکہ بسا اوقات عربی زبان سے دوسری کسی زبان میں ترجمہ کرتے وقت مترجم ایسا ترجمہ بھی کر جاتا ہے جو اصل لفظ کے حقیقی مدلول کی وضاحت نہیں کرتا اور اس کے نتیجے میں ایسی بات کا اندراج ہو جاتا ہے جو حقیقت سے دور ہوتی ہے۔ جب اسے اصل کتب میں یا کتب لغت میں تلاش کیا جاتا ہے تو معنی و مفہوم کچھ اور نکلتا ہے۔ نیز یہ پہلو بھی سامنے آتا ہے کہ ایک روایت میں اس مخصوص لفظ کا کچھ ترجمہ ہوتا ہے اور بسا اوقات اس خاص لفظ کی جگہ کوئی اور لفظ مصنف لکھ دیتے ہیں جس سے اس واقعے کی تفہیم میں یا تو آسانی اور سہولت ہو جاتی ہے یا پھر معاملہ مزید الجھ جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فن سیرت نگاری کی روایت کا پہلا اسلوب ترسیل، یعنی واقعات سیرت کو زبانی روایت سے بیان کرنے کا ہے۔ یہ اہل عرب کی خصوصیت تھی کہ وہ علم کو کتابوں کے بجائے اپنی یادداشت میں محفوظ رکھتے تھے، مارگولیتھ نے بھی اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ اس

طرح حدیث کے ساتھ ساتھ سیرت کی روایات کو بھی محفوظ رکھا گیا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس سے نسخوں میں اور بسا اوقات ایک ہی روایت کے الفاظ میں فرق پیدا ہو گیا۔ ایسی روایات و واقعات کا مطالعہ ضروری ہے تا کہ صحیح سیرت نبویہ سامنے آ سکے اگرچہ اس پر کافی حد تک کام ہو چکا ہے اور سیرت نگاروں نے صحیح احادیث و روایات کی روشنی میں سیرت النبی کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ ذیل میں ایک ایسے ہی واقعہ سیرت کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مشہور کیا چیز ہے اور حقیقت میں کیا ہے؟ اس حوالے سے پہلے ہم صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی وہ دو روایات بیان کریں گے جہاں یہ واقعہ مذکور ہے اور اس کے بعد ایک مخصوص لفظ سے استشہاد کی وضاحت کریں گے۔

مسلم کی روایت کے مطابق

وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّاءَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: " بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ، وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ، وَقَدْ نُحِرَتْ جَزُورٌ بِالْأَمْسِ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى سَلَا جَزُورِ بَنِي فُلَانٍ فَيَأْخُذُهُ فَيَضَعُهُ فِي كَتِفَيْ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ، فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ فَأَخَذَهُ، فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، قَالَ: فَاسْتَضْحَكُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَمِيلُ عَلَى بَعْضٍ وَأَنَا قَائِمٌ أَنْظُرُ لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاجِدٌ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى انْطَلَقَ إِنْسَانٌ فَأَخْبَرَ فَاطِمَةَ، فَجَاءَتْ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَطَرَحَتْهُ عَنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَشْتِمُهُمْ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ، وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمُ الضِّحْكُ وَخَافُوا دَعْوَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ أَحْفَظْهُ، فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ، لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ سَمَّى صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ، قَلِيبِ بَدْرٍ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ غَلَطٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ۔[1]

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ ﷺ خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھا رہے تھے اور ابو جہل اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جبکہ ایک دن پہلے ایک اونٹنی ذبح کی گئی تھی۔ ابو جہل نے کہا: تم میں سے کون جا کر اس (ذبح شدہ) اونٹنی کی بچہ دانی لاتا ہے اور جب محمد ﷺ سجدے میں جائیں تو اسے محمد ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان میں رکھ دیتا ہے؟ یہ سن کر ان کا بدبخت (عقبہ بن ابی معیط) اٹھا اور اس بچہ دانی کو لے آیا اور جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔ وہ لوگ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے لگے۔ میں کھڑا دیکھ رہا تھا اور اگر مجھے زور ہوتا (یعنی میرے مددگار لوگ ہوتے) تو میں اس بچہ دانی کو آپ ﷺ کی پیٹھ سے اتار کر پھینک دیتا، (اس حالت میں) آپ ﷺ سجدے میں ہی رہے اور سر نہیں اٹھایا۔ اس دوران ایک آدمی گیا اور اس نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر کی تو وہ آئیں، اس وقت لڑکی تھیں اور اس بچہ دانی کو آپ ﷺ کی پیٹھ سے اتار پھینکا۔ پھر ان لوگوں کی طرف آئیں اور انہیں برا کہا۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو بلند آواز سے ان پر بددعا کی۔ آپ ﷺ جب دعا کرتے تو تین بار کرتے اور جب اللہ سے کچھ مانگتے تو تین بار مانگتے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ قریش کو ایسی سزا

دے۔" تین بار فرمایا۔ ان لوگوں نے جب آپ ﷺ کی آواز سنی تو ہنسی جاتی رہی اور آپ ﷺ کی بد دعا سے ڈر گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو ابو جہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عقبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے بدلہ لے اور ساتویں کا نام مجھ کو یاد نہیں رہا (بخاری کی روایت میں اس کا نام عمارہ بن ولید مذکور ہے)۔ قسم اس کی جس نے محمد ﷺ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں ان سب لوگوں کو جن کا آپ ﷺ نے نام لیا بدر کے دن پڑے ہوئے دیکھا ان کی نعشیں گھسیٹ کر گڑھے میں ڈالی گئیں جو بدر میں تھا (جیسے کتے کو گھسیٹ کر پھینکتے ہیں) ابو اسحٰق نے کہا: ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے اس حدیث میں۔

مسلم کی دوسری سند

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ:سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ،عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ: "بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْش، إِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ ،بِسَلَا جَزُورٍ فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ،فَقَالَ:اللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ،أَبَاجَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَبْنَ رَبِيعَةَ،وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ،وَشَيْبَةَبْنَ رَبِيعَةَ،وَأُمَيَّةَبْنَ خَلَفٍ،أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ،فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ،غَيْرَأَنَّ أُمَيَّةَ أَوْأُبَيًّا تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ۔[2]

(سابقہ واقعہ کی تفصیل کے بعد)۔۔۔امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو (شعبہ جو راوی ہے اس حدیث کا اس کو شک ہے) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے ان سب لوگوں کو دیکھا، بدر کے دن مارے گئے اور کنوئیں میں پھینک دیئے گئے مگر امیہ یا اُبی اس کے ٹکڑے ٹکڑے الگ ہو گئے تھے اس لیے وہ کنویں میں نہیں ڈالا گیا۔

بخاری کی روایت کے مطابق

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاجِدٌ.ح قَالَ:وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ،قَالَ:حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ،قَالَ:حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ،عَنْ أَبِيهِ،عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ،قَالَ:حَدَّثَنِي عَمْرُوبْنُ مَيْمُونٍ ،أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُ،"أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَالْبَيْتِ وَأَبُوجَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ،إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْض،أَيُّكُمْ يَجِيءُ بِسَلَى جَزُورِ بَنِي فُلَانٍ فَيَضَعُهُ عَلَى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ،إِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ،فَجَاءَ بِهِ،فَنَظَرَ حَتَّى إِذَا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَأَنَاأَنْظُرُلَا أُغَيِّرُشَيْئًا لَوْكَانَ لِي مَنَعَةٌ،قَالَ:فَجَعَلُوايَضْحَكُونَ وَيُحِيلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاجِدٌلَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ،فَطَرَحَتْ عَنْ ظَهْرِهِ،فَرَفَعَ رَأْسَهُ،ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ،فَشَقَّ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَاعَلَيْهِمْ،قَالَ:وَكَانُوايَرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي ذَلِكَ الْبَلَدِمُسْتَجَابَةٌ،ثُمَّ سَمَّى اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ،وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَوَشَيْبَةَبْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِبْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَبْنِ خَلَفٍ،وَعُقْبَةَبْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعَدَّ السَّابِعَ،فَلَمْ يَحْفَظْ،قَالَ:فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْرَأَيْتُ الَّذِينَ عَدَّرَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَرْعَى فِي الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ۔[3]

ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا مجھے میرے باپ (عثمان) نے شعبہ سے خبر دی، انہوں نے ابو اسحاق سے،

انہوں نے عمرو بن میمون سے، انہوں نے عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ ﷺ کعبہ میں سجدہ میں تھے۔ (ایک دوسری سند سے) ہم سے احمد بن عثمان نے بیان کیا، کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے، کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا، وہ ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ ایک دفعہ آپ ﷺ کعبہ کے نزدیک نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل اور اس کے ساتھی (بھی وہیں) بیٹھے ہوئے تھے تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم میں سے کوئی شخص ہے جو قبیلے کی (جو (اونٹنی ذبح ہوئی ہے)اس کی (اوجھڑی اٹھا لائے اور)لا کر (جب محمد ﷺ سجدہ میں جائیں تو) ان کی پیٹھ پر رکھ دے۔ یہ سن کر ان میں سے ایک سب سے زیادہ بدبخت آدمی اٹھا اور وہ اوجھڑی لے کر آیا اور دیکھتا رہا جب آپ نے سجدہ کیا تو اس نے اس اوجھڑی کو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا (عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں) میں یہ (سب کچھ) دیکھ رہا تھا مگر کچھ نہ کر سکتا تھا۔ کاش! (اس وقت) مجھے روکنے کی طاقت ہوتی۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ وہ ہنسنے لگے اور (ہنسی کے مارے)لوٹ پوٹ ہونے لگے اور آپ ﷺ سجدہ میں تھے (بوجھ کی وجہ سے)اپنا سر نہیں اٹھا سکتے تھے۔ یہاں تک کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور وہ بوجھ آپ کی پیٹھ سے اتار کر پھینکا، تب آپ ﷺ نے سر اٹھایا پھر تین بار فرمایا۔ یا اللہ! تو قریش کو پکڑ لے، یہ (بات) ان کافروں پر بہت بھاری ہوئی کہ آپ ﷺ نے انہیں بددعا دی۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ وہ سمجھتے تھے کہ اس شہر (مکہ) میں جو دعا کی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے پھر آپ نے (ان میں سے ہر ایک کا نام لیا کہ اے اللہ! ان ظالموں کو ضرور ہلاک کر دے۔ ابو جہل، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو۔ ساتویں (آدمی) کا نام (بھی) لیا مگر مجھے یاد نہیں رہا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ جن لوگوں کے (بددعا کرتے وقت) آپ ﷺ نے نام لیے تھے، میں نے ان کی (لاشوں) کو بدر کے کنویں میں پڑا ہوا دیکھا۔

دوسری حدیث

حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُبْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: "أَبُو جَهْلٍ وَنَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَنُحِرَتْ جَزُورٌبِنَاحِيَةِمَكَّةَ، فَأَرْسَلُوافَجَاءُوامِنْ سَلَاهَا وَطَرَحُوهُ عَلَيْهِ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُفَأَلْقَتْهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ لِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ". قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ فِي قَلِيبِ بَدْرٍ قَتْلَى، قَالَ أَبُوإِسْحَاقَ: وَنَسِيتُ السَّابِعَ، قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ، وَقَالَ: يُوسُفُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ، وَقَالَ شُعْبَةُ: أُمَيَّةُ، أَوأُبَيٌّ، وَالصَّحِيحُ: أُمَيَّةُ۔[4]

ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جعفر بن عون نے بیان کیا، ہم سے سفیان ثوری نے، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے عمرو بن میمون اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کعبہ کے سائے میں نماز پڑھ رہے تھے، ابو جہل اور قریش کے بعض دوسرے لوگوں نے کہا کہ اونٹ کی اوجھڑی لا

کر کون ان پر ڈالے گا؟ مکہ کے کنارے ایک اونٹ ذبح ہوا تھا (اور اسی کی اوجھڑی لانے کے واسطے) ان سب نے اپنے آدمی بھیجے اور وہ اس اونٹ کی اوجھڑی اٹھالائے اور اسے نبی کریم ﷺ کے اوپر (نماز پڑھتے ہوئے) ڈال دیا۔ اس کے بعد فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور انہوں نے آپ ﷺ کے اوپر سے اس گندگی کو ہٹایا۔ آپ ﷺ نے اس وقت یہ بددعا کی: اے اللہ! قریش کو پکڑ، اے اللہ! قریش کو پکڑ، ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سب کو پکڑ لے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا چنانچہ میں نے ان سب کو جنگ بدر میں بدر کے کنوئیں میں دیکھا کہ سب کو قتل کر کے اس میں ڈال دیا گیا تھا۔ ابواسحاق نے کہا کہ میں ساتویں شخص کا (جس کے حق میں آپ ﷺ نے بددعا کی تھی نام) بھول گیا اور یوسف بن ابی اسحاق نے کہا کہ ان سے ابواسحاق نے (سفیان کی روایت میں ابی بن خلف کی بجائے) امیہ بن خلف بیان کیا اور شعبہ نے کہا کہ امیہ یا ابی (شک کے ساتھ ہے) لیکن صحیح امیہ ہے۔

محل استشہاد اور محققین کی آراء

مذکورہ بالا احادیث میں محلِ استشہاد لفظ "سلا" ہے جس کے ترجمہ میں تعبیری مساحت کا بیان مقصود ہے۔ اس لفظ کے بارے میں علامہ ابونصر جوھری کی رائے یہ ہے کہ "سلا" مادہ جانور کی وہ باریک جلد ہے جس میں بچہ ہوتا ہے اور بوقتِ ولادت اس کے ٹوٹنے سے بچہ کی ولادت ہوتی ہے۔ گویا کہ مادہ جانوروں کی بچہ دانی کو عربی میں "سلا" کہا جاتا ہے۔[5] علامہ ابن فارس لکھتے ہیں:

وَمِنَ الْبَابِ السَّلَا، الَّذِي يَكُونُ فِيهِ الْوَلَدُ، سُمِّيَ بِذَلِكَ لِنَعْمَتِهِ وَرِقَّتِهِ وَلِينِهِ۔[6]

اور اسی سے سلا ہے جس میں بچہ ہوتا ہے۔ اس کی نرمی اور رقت کی بنا پر اس کا یہ نام رکھا گیا ہے۔

علامہ زبیدی کی بھی یہی رائے ہے کہ سلا سے مراد بچہ دانی ہے نہ کہ اوجھڑی۔[7] نیز علامہ طاہر پٹنی لکھتے ہیں:

جاؤوا بسلى جزور فطرحوه على النبى ﷺ و هو يصلى۔ السلى الجلد الرقيق الذى يخرج فيه الولد من بطن امه ملفوفاً فيه، وقيل: هو فى الماشية السلى و فى الناس المشيمة۔[8]

وہ اونٹ کی بچہ دانی لائے اور آپ ﷺ پر نماز کی حالت میں پھینک دی۔ سلا وہ نرم جلد ہوتی ہے جس میں بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں لپٹا ہوتا ہے اور بوقتِ ولادت اس میں سے نکلتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چوپائیوں میں اسے سلا اور انسانوں میں اسے مشیمہ بولتے ہیں۔

اہلِ لغت کی آراء جاننے کے بعد دیکھتے ہیں کہ شارحینِ حدیث اس حدیث کی شرح میں کیا لکھتے ہیں؟ علامہ عینی عمدۃ القاری میں بخاری کی اس حدیث کے ذیل میں تحریر کرتے ہیں:

(سلا جزور بني فلَان) سلا بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة وبالقصر: هِيَ الْجلْدَة الَّتِي يكون فِيهَا الْوَلَد، وَالْجمع أسلا .وَخص الْأَصْمَعِي :السلا، بالماشية وَفِي النَّاس بالمشيمة. وَفِي (الْمُحكم)السلا بِكَوْن للنَّاس وَالْخَيْل وَالْإِبِل .وَقَالَ الْجَوْهَرِي :هِيَ جلدَة رقيقَة إِن نزعت عَن وَجه الفصيل سَالِمَة يُولد وإلاّ قتلته، وَكَذَلِكَ إِذا انْقَطع السلا فِي الْبَطن[9]

"سلا" سین کے فتح اور قصر کے ساتھ اس جلد کو کہتے ہیں جس میں بچہ ہوتا ہے۔ اس کی جمع "اسلا" آتی ہے۔ اصمعی نے "سلا" چوپائیوں اور مشیمہ کو انسانوں کے ساتھ مختص کیا ہے۔ محکم میں ہے کہ سلا انسانوں، گھوڑوں اور اونٹوں کی جلد کو کہتے ہیں۔ جوہری کہتے ہیں کہ وہ نرم جلد سلا کہلاتی ہے جسے اگر بچے سے صحیح سالم جدا کر لیا

جائے تو اس کی ولادت ہوتی ہے وگرنہ وہ مر جاتا ہے۔ اسی طرح اگر یہ جلد پیٹ ہی میں پھٹ جائے تو بھی۔

امام نووی لکھتے ہیں:

السَّلَا بِفَتْحِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَتَخْفِيفِ اللَّامِ مَقْصُورٌ وَهُوَ اللِّفَافَةُ الَّتِي يَكُونُ فِيهَا الْوَلَدُ فِي بَطْنِ النَّاقَةِ وَسَائِرِ الْحَيَوَانِ وَهِيَ مِنَ الْآدَمِيَّةِ الْمَشِيمَةُ قَوْلُهُ (فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ) هُوَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ كَمَا صَرَّحَ بِهِ فِي الرِّوَايَةِ الثَّانِيَةِ وَفِي هَذَاالْحَدِيثِ إِشْكَالٌ فَإِنَّهُ يُقَالُ كَيْفَ اسْتَمَرَّ فِي الصَّلَاةِ مَعَ وُجُودِالنَّجَاسَةِعَلَى ظَهْرِهِ وَأَجَابَ الْقَاضِي عِيَاضٌ بِأَنَّ هَذَالَيْسَ بِنَجِسٍ قَالَ لِأَنَّ الْفَرْثَ وَرُطُوبَةَالْبَدَنِ طَاهِرَانِ وَالسَّلَا مِنْ ذَلِكَ وَإِنَّمَاالنَّجِسُ الدَّمُ وَهَذَاالْجَوَابُ يَجِيءُ عَلَى مَذْهَبِ مَالِكٍ وَمَنْ وَافَقَهُ أَنَّ رَوْثَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ طَاهِرٌوَمَذْهَبُنَاوَمَذْهَبُ أَبِي حَنِيفَةَ وَآخَرِينَ نَجَاسَتُهُ وَهَذَاالْجَوَابُ الَّذِي ذَكَرَهُ الْقَاضِي ضَعِيفٌ أَوْ بَاطِلٌ لِأَنَّ هَذَاالسَّلَا يَتَضَمَّنُ النَّجَاسَةَمِنْ حَيْثُ إِنَّهُ لَايَنْفَكُّ مِنَ الدَّمِ فِي الْعَادَةِ وَلِأَنَّهُ ذَبِيحَةُعُبَّادِالْأَوْثَانِ فَهُوَ نَجِسٌ وَكَذَلِكَ اللَّحْمُ وَجَمِيعُ أَجْزَاءِهَذَاالْجَزُورِوَأَمَّاالْجَوَابُ الْمَرْضِيُّ أَنَّهُ ﷺلَمْ يَعْلَمْ مَاوُضِعَ عَلَى ظَهْرِهِ فَاسْتَمَرَّ فِي سُجُودِهِ اسْتِصْحَابًالِلطَّهَارَةِوَمَا نَدْرِي هَلْ كَانَتْ هَذِهِ الصَّلَاةُ فَرِيضَةً فَتَجِبُ إِعَادَتُهَاعَلَى الصَّحِيحِ عِنْدَنَاأَمْ غَيْرَهَافَلَاتَجِبُ فَإِنْ وَجَبَتِ الْإِعَادَةُ فالوقت موسع لها فإن قيل يبعدأن لايُحِسُّ بِمَاوَقَعَ عَلَى ظَهْرِهِ قُلْنَاوَإِنْ أَحَسَّ بِهِ فَمَا يَتَحَقَّقُ أَنَّهُ نَجَاسَةٌ وَاللَّهُ أعلم۔[10]

یہ وہ جھلی ہے جس میں اونٹنی کے پیٹ میں بچہ ہوتا ہے اور اسی طرح دیگر جانوروں میں بھی ہوتا ہے۔ انسانوں میں اسے "الْمَشِيمَةُ" کہتے ہیں۔ اس حدیث میں اشکال ہے کہ یہ کہا جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی پشتِ مبارک پر وجود نجاست کے ساتھ کس طرح نماز جاری رکھی؟ قاضی عیاض کہتے ہیں کہ یہ نجس نہیں اس لئے کہ بدن کی رطوبت اور فرث پاک ہیں اور یہ اسی سے بنتا ہے، نجس تو خون ہے۔ یہ جواب امام مالک کے مذہب کے مطابق تو درست ہے کہ ان کے ہاں ان جانوروں کا گوبر پاک ہے جن کا گوشت کھانا درست ہے۔ ہمارا مذہب (یعنی مسلکِ شوافع) اور فقہ حنفی اور دیگر فقہی مسالک میں اس کی نجاست کا حکم ہے۔ جو جواب قاضی نے دیا ہے وہ ضعیف ہے یا باطل ہے اس لئے کہ یہ "سلا" نجاست کی حامل ہوتی ہے اس لئے کہ عمومی طور پر یہ خون سے علیحدہ نہیں ہو سکتی اور اس لئے کہ یہ بت پرستوں کا ذبیحہ ہے پس وہ نجس ہے اسی طرح گوشت اور اونٹ کے بقیہ سارے اجزا نجس ہیں۔ پسندیدہ جواب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو علم ہی نہیں تھا کہ ان کی پشت مبارک پر کیا رکھا گیا ہے اس لئے وہ اپنے سجود میں رہے پاکی پر گمان کرتے ہوئے اور ہم یہ نہیں جانتے کہ کیا وہ نماز فرض تھی جس کا اعادہ کرنا ہمارے نزدیک ضروری تھا یا وہ نماز فرض کے علاوہ تھی (یعنی سنت یا نفل) تو اس کا اعادہ واجب نہ تھا۔ اگر اس کا اعادہ ضروری تھا تو اس کے لئے وقت بہت وسیع تھا۔ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ یہ بات حقیقت سے دور ہے کہ جو کچھ پشت مبارک پر ڈلا گیا وہ آپ کو محسوس نہ ہوا ہو۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ اگر محسوس ہوا بھی تھا تو یہ بات متحقق نہیں ہوتی کہ وہ نجاست تھی۔ واللہ اعلم

امام نووی کی اس تشریح سے مستفاد یہی ہے کہ سلا سے مراد بچہ دانی یا اس کی وہ جھلی ہے جس میں بچہ لپٹا ہوتا ہے۔ جبکہ مفتی تقی عثمانی نے انعام الباری میں "سلا" کا معنی "اوجھڑی" کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"سلیٰ" اوجھڑی کو کہتے ہیں۔ جو کسی جانور کے پیٹ سے نکلتی ہے اور "جزور" اونٹ کو کہتے ہیں تو معنی یہ ہوئے

کہ کون ہے جو بنی فلاں کے اونٹ کی اوجھڑی لے کر آئے اور جب نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سجدے میں جائیں تو وہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی پشت پر رکھ دے۔ [11]

اب تک ذکر کی گئی آراء کے مطابق "سلا" کا معنی یا تو بچہ دانی والی باریک جلد اور یا اوجھڑی ہے لیکن مولانا سعید احمد پالن پوری ان دو معنوں کو صحیح خیال نہیں کرتے۔ وہ لکھتے ہیں:

"سلی" کا ترجمہ عام طور پر "اوجھڑی" کیا جاتا ہے اور بعض لوگ "بچہ دانی" ترجمہ کرتے ہیں۔ یہ دونوں ترجمے صحیح نہیں ہیں۔ اس کا صحیح ترجمہ "میل" ہے۔ رحم مادر میں ایک جھلی ہوتی ہے، اس میں بچہ پلتا بڑھتا ہے اور اس میں گندہ پانی رہتا ہے۔ جب دردزہ شروع ہوتا ہے تو وہ جھلی پھٹتی ہے اور چکنے پانی کے ساتھ بچہ باہر آجاتا ہے اور بچہ سے ایک آنت جڑی ہوتی ہے اور تین انگلیوں کے بقدر اس کو چھوڑ کر اس آنت کو کاٹ دیتے ہیں، پھر وہ آنت اندر چلی جاتی ہے اور بچہ کی ناف کو دھاگے سے باندھ دیتے ہیں، کچھ دیر بعد دوبارہ درد ہوتا ہے اور وہ پردہ باہر آجاتا ہے، اس کو انسان کے تعلق سے "نال" اور جانور کے تعلق سے "میل" کہتے ہیں۔ عربی زبان میں انسان کی نال کے لئے "مَشیمة" اور جانور کے لئے "سلی" کا لفظ ہے۔ جانور کا میل پھینک دیتے ہیں اور عورت کی نال زمین میں گاڑ دیتے ہیں۔ یہیں سے محاورہ چلا ہے کہ اس کی نال فلاں جگہ گڑی یعنی وہ فلاں جگہ پیدا ہوا۔ اوجھڑی اور بچہ دانی جانور ذبح کرنے کے بعد نکلتی ہے اور ان کو لوگ کھاتے ہیں۔ حدیث میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس میں یہ اشارہ ہو کہ وہ اونٹنی ذبح کی گئی تھی۔ [12]

امام ابن عبد البر نے اس سلسلے میں ایک اور روایت بیان کی ہے جس میں اس واقعے کے حوالے سے بکری کی بچہ دانی کا ذکر ہے۔ وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

عن عامر الشعبی،قال:لما امررسول اللهﷺبتقل عقبةبن ابی معیط عدوالله قال:اتقتلنی یا محمدمن بین سائر قریش؟قال:نعم۔ثم اقبل علی اصحابه،فقال:اتدرون ما صنع هذابی؟جاء واناساجد خلف المقام،فوضع رجله علی عنقی وجعل یغمزها،فمارفعهاحتی ظننت ان عینیَّ تندران اوقال تسقطان،ثم مرۃاخری[جاء]بِسَلاشاة،فالقاه علی راسی واناساجدخلف المقام، فجاءت فاطمة فغسلته عن راسی۔ [13]

عامر شعبی بیان کرتے ہیں کہ جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اللہ کے دشمن عقبہ بن ابی معیط کو قتل کرنے کا فرمان جاری کیا تو اس نے کہا: محمد! سارے قریشیوں کو چھوڑ کر تم صرف مجھے ہی قتل کروا رہے ہو؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہاں۔ پھر اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: جانتے ہو اس نے میرے ساتھ کیا کیا؟ ایک دفعہ میں مقامِ ابراہیم کے پیچھے حالتِ سجدہ میں تھا کہ یہ آیا اور میری گردن پر اپنا پاؤں رکھ کر اس پر زور دینے لگا۔ اس کے پاؤں ہٹانے تک مجھے یوں محسوس ہوا کہ جیسے میری آنکھیں نکل کر باہر گر پڑیں گی۔ پھر دوسری مرتبہ یہ بکری کی بچہ دانی لایا۔ اس وقت میں مقامِ ابراہیم کے پیچھے حالتِ سجدہ میں تھا۔ اس نے وہ بچہ دانی میرے سر پر ڈال دی۔ پھر فاطمہ آئی اور اس نے اسے میرے سر سے ہٹایا۔

اس روایت میں جزور کی جگہ شاۃ کا لفظ مذکور ہے جس سے سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ بچہ دانی اونٹ نہیں بلکہ بکری کی تھی۔

تجزیہ اور حاصل بحث

مذکورہ بالا روایات، شارحین واہلِ لغت کی آراء کو سامنے رکھتے ہوئے درج ذیل نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں:

- لغت کے اعتبار سے "سلا" کا معنی اوجھڑی نہیں ہے جیسا کہ ہم نے اوپر کتب لغت سے نقل کیا ہے۔
- محدثین بھی اس معاملے میں ماہرینِ لغت کی رائے کو ترجیح دیتے ہیں اور اس لفظ کا معنی بچہ دانی وہ نرم جلد جس میں بچہ لپٹا ہوتا ہے کرتے ہیں۔
- احادیث کے مستند اردو تراجم میں بھی "سلا" کا ترجمہ بچہ دانی کیا گیا ہے۔
- علماءِ برصغیر میں سے مفتی تقی عثمانی نے "سلا" کا معنی اوجھڑی کیا ہے۔
- مولانا سعید احمد پالنپوری نے دونوں معنوں کو مسترد کرتے ہوئے برصغیر کے محاورے میں ایک نیا ترجمہ "میل" کیا ہے۔
- بعض روایات میں جزور کی جگہ شاۃ کا لفظ بھی موجود ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بچہ دانی اونٹ کی نہیں بلکہ بکری کی تھی۔

اس واقعہ سیرت میں "سلیٰ" سے اوجھڑی کا معنی مراد لینا ممکن نہیں اس لئے کہ حالات وواقعات اس کی تائید نہیں کرتے۔ کسی بھی بڑے جانور یعنی اونٹ، گائے بھینس وغیرہ کی اوجھڑی بڑی ہوتی ہے جسے موجود نجاست کے ساتھ اٹھانا یقیناً اکیلے فرد کے لئے ممکن نہیں مبادا کہ خود اس نجاست میں لتھڑ جائے۔ البتہ اس سے بچہ دانی کا معنی ومفہوم مراد لیا جاسکتا ہے کہ وہ اوجھڑی سے بہر حال وزن اور کثافت میں کم ہوتی ہے۔ اس کی تائید علامہ ابن عبد البر کی روایت سے ہوتی ہے جس میں بچہ دانی کا ذکر ہے اور وہ بھی بکری کی۔ جو معنی مولانا سعید احمد پالنپوری نے کئے ہیں اگرچہ وہ منفرد ہیں لیکن انہیں بھی قطعی طور پر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اردو ترجمہ نگاروں کا یہاں اوجھڑی کا ترجمہ کرنا درست نہیں کیونکہ اس سے واقعے کی صحیح ترجمانی نہیں ہوتی۔ چنانچہ اس ترجمے کے باعث اس واقعہ کی تعبیر کو تسامحاتِ سیرت میں شمار کیا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات وحواشی

1 مسلم بن الحجاج، **صحیح مسلم**، (ریاض: دار السلام، 2015ء)، کتاب الجهادوالسير، باب مالقى النبیﷺ من اذى المشركين و المنافقين، رقم الحدیث: 1794۔

2 ایضاً۔

3 البخاری، محمد بن اسمٰعیل، **الجامع الصحیح**، (ریاض: دار السلام، 2015ء)، كتاب الوضوء، باب اذا القى على ظهر المصلى قذر او جيفة لم تفسدعليه صلاته، رقم الحدیث: 240۔

4 ایضاً، كتاب الجهاد والسير، باب الدعاءعلى المشركين بالهزيمةوالزلزلة، رقم الحدیث: 2934۔

5 الجوهری، ابو نصر اسماعیل بن حماد، **الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية**، تحقیق: احمد عبد الغفور عطار، (بیروت: دار العلم للملایین، 1407ھ)، 6/2381۔

6 ابن فارس، احمد بن فارس بن زکریاء، **معجم مقاييس اللغة**، تحقیق: عبد السلام محمد هارون، (دمشق: دار الفکر، 1399ھ)، 3/92۔

7 الزبیدی، محمد بن محمد بن عبد الرزّاق، **تاج العروس من جواهر القاموس**، (قاهرة: دار الهدایة، سن ندارد) 38/299۔

8 طاہر پٹنی، علامہ، **مجمع بحار الانوار**، (حیدر آباد: مجلس دائرة المعارف العثمانیہ، 2014ء)، 3/114۔

9 العینی، محمود بن احمد، **عمدة القاری شرح صحیح البخاری**، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، سن ندارد)، 3/172۔

10 النووی، ابوزکریا یحییٰ بن شرف، **المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج**، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1392ھ)، 12/151۔

11 محمد تقی عثمانی، مفتی، **انعام الباری شرح صحیح البخاری**، (کراچی: مکتبۃ الحراء، 2011ء)، 2/420۔

12 پالنپوری، سعید احمد، مولانا، **تحفۃ القاری شرح صحیح البخاری**، (دیوبند: مکتبہ حجاز، سن ندارد)، 1/508۔

13 ابن عبد البر، یوسف بن عبد اللہ، **الدرر فی اختصار المغازی والسیر**، تحقیق: الدکتور شوقی ضیف، (قاہرۃ: لجنۃ احیاء التراث الاسلامی، 1386ھ، ص121۔